(S_1997_6_465_469)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 6 ایس سی آر

مہندرا سنگھ چوٹیلال بھارگڑھ

بنام

ریاست مہاراشٹرا اور دیگران

12 دسمبر 1997

(ایم۔کے۔مکھرجی اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز)

مجموعہ تعزیرات ہند، 1860۔

دفعہ 163۔کے تحت سزا- دو پولیس افسران مبینہ طور پر مجرمانہ مقدمہ چھوڑنے کے لیے غیر قانونی تسکین کا مطالبہ کرتے ہیں اور اپیل کنندہ کو تسکین کی رقم ادا کرنے کی ہدایت کرتے ہیں- اسی کے مطابق رقم ادا کی جاتی ہے اور بعد میں اپیل کنندہ سے برآمد کی جاتی ہے- عدالت عالیہ نے پولیس افسران کو بدعنوانی کی روک تھام کے قانون 1947 کی دفعات 5(2) کے ساتھ پڑھنے والی دفعات 161 اور دفعات 5(1) (ڈی) کے تحت کیے گئے جرم سے بری کر دیا- اپیل کنندہ کو دفعات 163 کے تحت مجرم قرار دیا گیا- پولیس افسران کو بری کرنے کے پیش نظر، اپیل کنندہ کو دفعہ 163 آئی پی سی کے تحت ناقابل برداشت سزا- تعزیرات ہند، دفعہ 161 - بدعنوانی کی روک تھام کا قانون، 1947، دفعات 5(1) (ڈی) اور 5(2)۔

اپیل کنندہ، اے۔ 1 اور اے- 2 کے ذریعے اس کے خلاف زیر التواء فوجداری مقدمے کو ختم کرنے کے لیے پی ڈبلیو- 1 سے غیر قانونی تسکین حاصل کرنے کے لیے، دو پولیس افسران کو بدعنوانی کی روک تھام کے قانون کی دفعات 5(1) (ڈی) اور 5(2) کے ساتھ آئی پی سی کی دفعات 161 کے تحت

مجرم قرار دیا گیا، جبکہ اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعات 163 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ مذکورہ سزا کے خلاف عدالت عالیہ میں دو الگ الگ اپیلیں دائر کی گئیں۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی سزا کی توثیق کی اور دونوں پولیس افسران کو بری کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد.1.1: عدالت عالیہ، استغاثہ کے مقدمے کو اے 1 اور اے 2 پر یقین نہ کرنے کے بعد، اے 3 کو مجرم قرار دے سکتی ہے اور وہ بھی آئی پی سی کی دفعہ 163 کے تحت جرم کے لیے۔ آئی پی سی کی دفعہ 163 کے سادہ پڑھنے پر، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ جرم کے لیے کسی ملزم کو مجرم قرار دینے کے لیے درج ذیل اجزاء کو ثابت کرنے کی ضرورت ہے:-

(i) ملزم نے قبول کیا یا قبول کرنے پر راضی ہوا، حاصل کیا یا اپنے لیے یا اپنی طرف سے کسی کے لیے تسکین حاصل کرنے کی کوشش کی۔

(ii) تسکین ذاتی اثر و رسوخ کے استعمال سے سرکاری ملازم کو آمادہ کرنے کے محرک یا انعام کے طور پر ہونی چاہیے:-

(ا) کوئی سرکاری کام کرنا یا کرنے سے گریز کرنا، یا

(ب) اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں احسان یا ناپسندیدگی ظاہر کرنا؛ یا

(ج) مرکزی حکومت کے ساتھ یا کسی سرکاری ملازم کے ساتھ کسی بھی شخص کو کوئی خدمت یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا۔

[468-اے-ڈی]

1.2۔ اس لیے جرم کا خلاصہ یہ ہے کہ ملزم شخص کو سیکشن میں مذکور کسی بھی عمل کو کرنے کے لیے اپنے ذاتی اثر و رسوخ (فراہم کردہ زور) کے استعمال سے سرکاری ملازم کو آمادہ کرنے کے لیے تسکین قبول کرنی چاہیے۔ یہ استغاثہ کا مثبت معاملہ ہے، جیسا کہ پی ڈبلیو 1 نے گواہی دی، کہ یہ اے 1 اور اے 2 ہی تھے جنہوں نے ابتدائی طور پر پی ڈبلیو 1 سے رقم کا مطالبہ کیا تھا اور اس کے ساتھ کیے گئے قیود کے لحاظ سے اور اس کی ہدایت اور ہدایت کے تحت کہ اس نے اپیل گزار کو رقم ادا کی۔ یہ اپیل کنندہ نہیں تھا جس نے معاہدہ کیا اے 1 اور اے 2 کو گیسٹ ہاؤس اور اس کے مالک پر کچھ احسان کرنے پر آمادہ کرنے کے لیے رقم حاصل کی۔ اس کے برعکس، یہ اے 1 اور اے 2 ہی تھے جنہوں نے معاہدہ کیا تھا اور اپیل کنندہ اس معاہدے کے لحاظ سے رقم کا وصول کنندہ تھا جو اس نے (ظاہر ہے) اے 1 اور اے 2 کے ساتھ کیا تھا، لہذا، کسی بھی طرح کے تصور کے بغیر، یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپیل کنندہ آئی پی سی کی دفعہ 163 کے تحت جرم کا مجرم ہے۔ یقیناً اپیل کنندہ کی طرف سے پی ڈبلیو 1 کی طرف سے اسے اے ایل اور اے 2 کے حوالے کرنے کے لیے رقم کی قبولیت یقینی طور پر اے 1 اور اے 2 کے ذریعے مبینہ طور پر کیے گئے جرائم میں تخفیف کا باعث بنتی ہے، لیکن پھر قیود کے اس پہلو کو اس عدالت کو حراست میں لینے کی ضرورت ہے: پہلی وجہ یہ کہ اپیل گزار کے خلاف ایسا الزام نہیں بنایا گیا تھا اور دوسری وجہ یہ کہ اے 1 اور اے 2 ان کے خلاف مبینہ جرائم سے بری ہو گئے ہیں۔ [A-469؛E-H-468]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1994 کی فوجداری اپیل نمبر 663۔

1993 کے فوجداری اپیل نمبر 6 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 20.1.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اے۔ کے۔ سنگھی۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی۔ ایم۔ نرگولکر اور ایس۔ ایم۔ جادھو (این پی)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایم۔ کے ۔مکھر جی، جسٹس ۔راج کمار موہن رام سوانی (P.W.1) سے 3000 روپے کی غیر قانونی تسلی حاصل کرنے کے لیے، مہندر سنگھ، ہمارے سامنے اپیل کنندہ، اتم راؤ بابو راوت، انسپکٹر اور عبد القادر، سب انسپکٹر (اس کے بعد بالترتیب A1 اور A2 کہا جاتا ہے) رامداسپیٹھ کے۔ پولیس اسٹیشن، اکولا کو دفعہ 161 آئی پی سی کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اور 5(1)(d) کو پریونشن آف کرپشن ایکٹ 1947 کے 5(2) کے ساتھ پڑھا گیا، جبکہ اپیل کنندہ کو دفعہ I.P.C 163 کے تحت سزا سنائی گئی۔ اس سے ناراض ہو کر انہوں نے بامبے ہائی کورٹ کے سامنے الگ الگ اپیلوں کو ترجیح دی جسے اپیل کنندہ کی سزا اور دونوں پولیس افسران کو بری کرنے کے حکم کے ساتھ نمٹا دیا گیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

2۔ استغاثہ کیس کے مطابق، 12 اور 13 اپریل 1984 کی درمیانی رات A1 اور A2 نے اکولا کے سیما گیسٹ ہاؤس پر چھاپہ مارا اور مدھوکر @ شالیگرام راوت (P.W.10) اور ایک اشوک ٹھاکر کو دو لڑکیوں کے ساتھ غیر اخلاقی جنسی سرگرمیوں میں ملوث پایا۔ انہیں A1 اور A2 کے ذریعے گرفتار کر کے تھانے لایا گیا۔ گیسٹ ہاؤس کے مینیجر راجکمار (P.W.1) اور گرفتار افراد کے ایک دوست پرمود گنگارام جی بھیراڈ (P.W.5) پولیس اسٹیشن گئے اور A2 کو 1,200 روپے بطور غیر قانونی طور پر ادا کرنے کے بعد ضمانت پر رہائی حاصل کی۔ یہ مزید استغاثہ کا مقدمہ ہے کہ کچھ دنوں بعد A1 اور A2 نے سیما گیسٹ ہاؤس اور اس کے مالک کے خلاف غیر اخلاقی اسمگلنگ کے لیے شروع کیے گئے استغاثہ کو ختم کرنے کے لیے غور کے طور پر 5000 روپے کا مطالبہ کیا، لیکن بالآخر یہ غور 3000 روپے میں طے پا گیا۔ 27 اپریل 1984 کو A1 نے P.W.1 کو اگلے دن اپیل کنندہ کو، جو قریبی ہوٹل میں ٹھہرا تھا، کو وہ رقم ادا کرنے کی ہدایت کی۔ اسی دن P.W.اے 1 (ایکسٹریکٹ 58) کی طرف سے کی گئی غیر قانونی مانگ کے لیے 1 نے اینٹی کرپشن بیورو میں تحریری شکایت درج کرائی اور بیورو کے ایک انسپکٹر مسٹر راڈ (پی ڈبلیو 14) نے ایک جال بچھا دیا۔ 28 اپریل 1984 کو جب اپیل کنندہ نے مہادیو (P.W.3) کے ٹی اسٹال پر 3,000 روپے کے کرنسی نوٹ قبول کیے تو پہلے سے ترتیب کے مطابق چھاپہ مار پارٹی نے اسے نوٹوں کے ساتھ پکڑ لیا۔

3۔ تین ملزموں کے خلاف لگائے گئے الزام کو ثابت کرنے کے لیے، استغاثہ نے انہیں مجرم قرار دینے کے لیے پی ڈبلیو 1 اور چھاپہ مار فریق کے ارکان کے شواہد پر انحصار کیا- اور ٹرائل عدالت نے انہیں

قبول کرلیا۔تاہم، عدالت عالیہ نے غیر قانونی تسکین کے لیے اے 1 اور اے 2 کے مطالبے کے حوالے سے استغاثہ کے مقدمے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس نے پی ڈبلیو 1 (جس پر استغاثہ نے صرف اے 1 اور اے 2 کے مطالبے کو ثابت کرنے کے لیے انحصار کیا تھا) کا ثبوت غیر تسلی بخش پایا۔ چونکہ، تاہم، پی ڈبلیو 1 کا ثبوت ہے کہ 3,000 روپے کی رقم اپیل کنندہ کو ادا کیے گئے تھے جس کی تصدیق اپیل کنندہ سے اس کی بازیابی سے ہوئی، جیسا کہ جال کے گواہوں نے گواہی دی، اس نے اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیا۔

4۔ یہ ہماری سمجھ سے گزرتا ہے کہ کس طرح عدالت عالیہ، استغاثہ کے مقدمے کو اے 1 اور اے 2 پر یقین نہ کرنے کے بعد، اے 3 کو مجرم قرار دے سکتی ہے اور وہ بھی دفعہ 163 آئی پی سی کے تحت جرم کے لیے۔ مذکورہ دفعہ کو سادہ طور پر پڑھنے پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی ملزم کو مذکورہ بالا جرم کے لیے مجرم قرار دینے کے لیے درج ذیل اجزاء کو ثابت کرنا ضروری ہے:-

(i) ملزم نے قبول کیا یا قبول کرنے پر راضی ہوا، حاصل کیا یا اپنے لیے یا اپنی طرف سے کسی کے لیے تسکین حاصل کرنے کی کوشش کی۔

(ii) تسکین ذاتی اثر و رسوخ کے استعمال سے سرکاری ملازم کو آمادہ کرنے کے محرک یا انعام کے طور پر ہونی چاہیے:

(الف) کوئی سرکاری کام کرنا یا کرنے سے گریز کرنا، یا
(ب) اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں حمایت یا ناپسندیدگی ظاہر کرنا؛ یا
(ج) مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت یا کسی سرکاری ملازم کے ساتھ کسی بھی شخص کو کوئی خدمت یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا۔

اس لیے جرم کا خلاصہ یہ ہے کہ ملزم شخص کو سیکشن میں مذکور کسی بھی عمل کو کرنے کے لیے اپنے ذاتی اثر و رسوخ (فراہم کردہ زور) کے استعمال سے سرکاری ملازم کو آمادہ کرنے کے لیے تسکین قبول کرنی چاہیے۔ یہ استغاثہ کا مثبت مقدمہ ہے، جیسا کہ پی ڈبلیو 1 نے گواہی دی ہے کہ یہ اے 1 اور اے 2 ہی تھے جنہوں نے

ابتدائی طور پر اس سے رقم کا مطالبہ کیا (پی ڈبلیو 1) اور اس قیود کے لحاظ سے جو اس نے آل کے ساتھ کیا تھا اور اس کی ہدایت اور ہدایت کے تحت کہ اس نے اپیل گزار کو رقم ادا کی۔ یہ اپیل کنندہ نہیں تھا جس نے معاہدہ کیا اور اے 1 اور اے 2 کو سیما گیسٹ ہاؤس اور اس کے مالک پر کچھ احسان کرنے پر آمادہ کرنے کے لیے رقم حاصل کی۔ اس کے برعکس، یہ اے 1 اور اے 2 ہی تھے جنہوں نے معاہدہ کیا تھا اور اپیل کنندہ اس قیود کے لحاظ سے رقم کا وصول کنندہ تھا جو اس نے (ظاہر ہے) اے 1 اور اے 2 کے ساتھ کیا تھا۔ لہذا کسی بھی طرح سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اپیل کنندہ دفعہ 163 آئی پی سی کے تحت جرم کا مجرم ہے۔ یقیناً اپیل کنندہ کی طرف سے پی ڈبلیو 1 سے رقم کو اے ایل یا اے 2 کے حوالے کرنے کی قبولیت یقینی طور پر اے 1 اور اے 2 کے ذریعے مبینہ طور پر کیے گئے جرائم میں تخفیف کا باعث بنے گی، لیکن پھر معاملے کے اس پہلو کو ہمیں حراست میں لینے کی ضرورت نہیں ہے: پہلی وجہ یہ ہے کہ اپیل گزار کے خلاف ایسا الزام نہیں بنایا گیا تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اے 1 اور اے 2 ان کے خلاف مبینہ جرائم سے بری ہو گئے ہیں۔

5۔ لہذا ہم اس اپیل کی منظوری دیتے ہیں، دفعہ 163 آئی پی سی کے تحت اپیل کنندہ کی سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اسے بری کرتے ہیں۔ اپیل کنندہ، جو ضمانت پر ہے، اپنے ضمانت مچلکے سے فارغ ہو جائے گا۔

آر۔ کے۔ ایس۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔